قرآنی بیان

نقصان اُٹھانے والے لوگ

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئمہ مساجد کے تحت مساجد کے لئے

17-November-2023

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ اَئمّہ مساجِد کے تحت مساجِد کے لئے
17 نومبر 2023ء کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

نقصان اُٹھانے والے لوگ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿.. بھلائی سے خالی لوگ
- ✿.. جانور لعنت بھیجتے ہیں...!
- ✿.. تعلقات توڑنے کی سزا
- ✿.. صلہ رحمی کے 10 فائدے

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

For Feedback : +92 315 2692786

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درود شریف کی فضیلت

امام شمسُ الدّین سَخاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی کتاب **القول البدیع** میں نقل فرماتے ہیں: حضرت سَمُرہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: ہم دربارِ رِسالت میں حاضر تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک کے قریب تر اعمال کیا ہیں؟ اللہ پاک کے آخری نبی، رسول ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سچ بولنا اور امانت کا ادا کرنا۔ عرض کیا گیا مزید کچھ ارشاد فرمایئے! فرمایا: تہجد کی نماز اور گرمیوں کے روزے، عرض کیا: حضور کچھ مزید ارشاد فرمایئے! فرمایا: ذِکرُ اللہ کی کثرت کرنا اور مجھ پر درود پاک پڑھنا تنگدستی کو دُور کرتا ہے۔ (1)

گر پڑھیں صدقِ دل سے، کافی ہے | جملہ حاجات کو درود شریف
پائیں گے چار پشت تک برکت | دل سے بھیجیں گے جو درود شریف (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ ۪ وَ یَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ

(1)... القول البدیع، الباب الثانی من ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم... الخ، صفحہ: 135۔
(2)... نورِ ایمان، صفحہ: 39۔

وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْم صلَّی اللہُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ:1، سورۂ بقرہ کی آیت:27 سننے کی سعادت حاصِل کی، اس سے پچھلی آیتِ کریمہ میں بتایا گیا تھا کہ قرآنِ کریم سے، قرآنِ کریم میں بیان کی گئی مثالوں سے ہر کوئی ہدایت نہیں پاتا، بہت سارے لوگ قرآنی مثالیں پڑھ کر الٹا گمراہی میں بڑھ جاتے ہیں۔ وہ کون لوگ ہیں جو ایسی بلند رتبہ کتابِ ہدایت سے بھی ہدایت نہیں لے پاتے؟ اس آیتِ کریمہ میں ایسے بدبخت لوگوں کے 3 عیب بیان کئے جارہے ہیں۔

اس سے پہلے کہ ہم آیتِ کریمہ کی وضاحت سنیں ہمیں ایک بات یاد رکھ لینی چاہیے کہ یہ 3 عیب معمولی نہیں ہیں بلکہ ایسے خطرناک عیب ہیں کہ جس میں یہ پائے جائیں، (1): تو پہلے نمبر پر وہ بندہ قرآنِ کریم جیسی کتابِ ہدایت سے ہدایت نہیں لے پاتا، الٹا گمراہی میں بڑھ جاتا ہے اور (2): دوسرے نمبر پر ایسا آدمی اللہ پاک کی رحمت سے محروم اور سخت نقصان اُٹھانے والا بھی ہے۔ اس لئے قرآنِ کریم کی روشنی میں ہم نے ان 3 عیوب کو توجہ کے ساتھ سننا بھی ہے اور ساتھ ہی یہ پکّا ارادہ بھی کرنا ہے کہ ہم ان 3 عیبوں سے ہمیشہ بچتے رہیں گے۔ آیئے! قرآنی آیت سننے اور اسے سمجھنے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں:

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

اللہ پاک نے فرمایا:

اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ

ترجمہ کنزُالعِرفان: وہ لوگ جو اللہ کے وعدے

مِيۡثَاقِهٖ ۠	کو پختہ ہونے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں۔

(1): یہ پہلا عیب ہے: اللہ پاک سے وعدہ کر کے توڑ ڈالنا۔ اللہ پاک کا وعدہ کیا ہے؟ اسے توڑنے کا کیا مطلب ہے؟ اس کا ایک معنیٰ عُلَمائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم نے بیان فرمایا کہ اللہ پاک کے وعدے سے مراد ہے: **اس کے احکام** اور اس وعدے کو توڑنے کا مطلب ہے: **اللہ پاک کی نافرمانی کرنا۔**[1] مثلاً اللہ پاک نے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے تو نماز نہ پڑھنا، اللہ پاک نے روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے تو روزہ نہ رکھنا، اسی طرح اور جتنے احکام ہمیں دیئے گئے، ان کو بجا نہ لانا، جتنی باتوں سے ہمیں منع کیا گیا، ان سے نہ رُکنا اللہ پاک سے کئے گئے وعدے کو توڑنا ہے۔

مزید ارشاد ہوتا ہے:

وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور اس چیز کو کاٹتے ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔

(2): یہ دوسرا عیب ہے: ہر وہ رشتہ، ہر وہ تعلق جسے اللہ پاک نے جوڑنے کا حکم دیا ہے، اسے توڑ دینا۔[2] مثلاً ہمیں والدین کے ساتھ رشتہ نبھانے کا حکم ہے، والدین کے ساتھ تعلق توڑنا، بہن بھائیوں کے ساتھ نیک سلوک کا حکم ہے، ان سے تعلق توڑنا، دیگر عزیز رشتے دار مثلاً چچا، تایا، پھوپھی، خالہ وغیرہ سے تعلق نبھاتے رہنے کا حکم ہے، ان سے قطع رحمی کرنا وغیرہ سب اس میں شامل ہے۔

---

1 ... تفسیر طبری، پارہ:1، البقرۃ، زیرِ آیت:27، جلد:1، صفحہ:219 خلاصۃً۔

2 ... تفسیر طبری، پارہ:1، البقرۃ، زیرِ آیت:27، جلد:1، صفحہ:221-222 خلاصۃً۔

اور تیسرا عیب ہے:

وَ یُفۡسِدُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ؕ | ترجمہ کنزُالعِرفان: اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں۔

زمین میں فساد پھیلانے کی مختلف صُورتیں ہیں، مختصر یہ کہ ہر وہ عمل، ہر وہ کام، کلام، حرکت جو ہمارے گھر میں، گلی میں، محلے میں، معاشرے میں بگاڑ کا سبب بنے، ایسے کام کرنا زمین میں فساد پھیلانے میں شامِل ہے۔ مثلاً ❁ کوئی شخص اعلانیہ گُناہ کرتا ہے، اسے دیکھ کر دوسرے لوگ بھی اس کی نقل کرتے ہیں، یہ بھی زمین میں فساد کی ایک صورت ہے کہ اس کے سبب سے لوگ گُناہوں کی طرف مائِل ہوئے ❁ ایسے ہی خِلافِ اسلام باتوں کی تبلیغ کرنا ❁ سوشل میڈیا کے ذریعے، یوٹیوب، واٹس ایپ یا فیس بک وغیرہ کے ذریعے لوگوں کو گُناہوں پر اکسانا ❁ ذہنوں میں فتور بھرنا ❁ لوگوں کو اللہ و رسول کا نافرمان بنانا ❁ نبیوں، ولیوں کی بے ادبی پر ابھارنا ❁ قتل و غارت، ظلم و جبر وغیرہ کرنا یا ❁ اس کی ترغیب دِلانا وغیرہ سب زمین میں فساد پھیلانے کی صُورتیں ہیں۔

یہ کل 3 عیب ہوئے: **(1):** اللہ پاک کی نافرمانی کرنا **(2):** قطع رحمی کرنا (یعنی عزیز رشتے داروں سے تعلق توڑنا) **(3):** زمین میں فساد پھیلانا۔ جس بندے میں یہ 3 عیب ہوں، اس کی ایک سزا تو یہ ہوئی کہ ایسا بُرا شخص گمراہی میں جا پڑتا ہے اور دوسری سزا یہ کہ

اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۲۷﴾ | ترجمہ کنزُالعِرفان: تو یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خَاسِر کا لفظی معنی ہے: نقصان اُٹھانے والا۔ وہ بندہ جو اپنے اعمال کی وجہ سے اپنے آپ کو اللہ پاک کی رحمت سے محروم کرلے، اسے خاسِر یعنی **نقصان اُٹھانے والا** کہتے

ہیں۔[1] یہ بہت بڑی محرومی ہے۔ آپ اندازہ کیجئے! اللہ پاک رحمٰن ہے، رحیم ہے، کریم ہے، انتہائی مہربان ہے، **حدیثِ پاک** کے مطابق اللہ پاک کی 100 رحمتیں ہیں، ان میں سے صِرف ایک رحمت کا ظہور اس دُنیا میں ہے۔ ماں اپنے بچوں سے، باپ اپنی اولاد سے، بھائی، بہن، عزیز رشتے دار آپس میں یہاں تک کہ ننھی سی چڑیا اپنے ننھے بچوں سے جو محبّت کرتی ہے، وہ اللہ پاک کی اسی ایک رحمت کے سبب سے ہے اور روزِ قیامت اللہ پاک کی 100 کی 100 رحمتوں کا ظہور ہو گا۔[2] اتنی زیادہ رحمتوں کے باوُجُود جو بندہ اللہ پاک کی رحمت سے محروم ہو جائے، جہنّم کا حق دار بن جائے، وہ کس قدر نقصان اُٹھانے والا ہے۔

جس کو اللہ پاک ہی کی رحمت نصیب نہ ہو، اسے اَور کہاں پناہ ملے گی؟ وہ کیسے اپنے آپ کو دُنیا کی ذِلّت اور آخرت کے عذاب سے بچا پائے گا؟ اس لئے جو **خاسِر** ہے، وہ بہت زیادہ نقصان میں ہے اور ایسے شخص کی حیثیت کیا ہوتی ہے؟ اس تعلق سے ایک روایت سنیئے!

بھلائی سے خالی لوگ

حضرت سعید بن جُبَیر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے عرض کیا: جب اللہ پاک نے مخلوق کو پیدا فرمایا ہے تو پھر انہیں عذاب کیوں دے گا؟

(یہ بہت اَہَم سوال ہے، ہمارے ہاں بھی لوگ بعض اوقات ایسے سوالات کیا کرتے ہیں کہ جب اللہ پاک رحمٰن ہے، ماں سے بڑھ کر مہربان ہے تو اپنے بندوں کو عذاب کیوں فرمائے گا؟ اس سوال کا جواب سنیئے!) جب بنی اسرائیل نے سوال کیا تو اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی طرف

---

1 ... تفسیر طبری، پارہ:1، البقرۃ، زیرِ آیت:27، جلد:1، صفحہ:222۔
2 ... مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی سعۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ...الخ، صفحہ:1056، حدیث:2752۔

وحی بھیجی، فرمایا: اے موسیٰ! کھیتی باڑی کرو! حضرت موسیٰ علیہ السَّلام نے کھیتی باڑی کی (مثلاً گندم اُگائی)۔ اللہ پاک نے فرمایا: اے موسیٰ! اب اسے کاٹو! حضرت موسیٰ علیہ السَّلام نے کٹائی کر دی۔ اب حکم ہوا: دانا اور بھوسا الگ الگ کرو! حضرت موسیٰ علیہ السَّلام نے یہ حکم بھی پُورا کر دیا۔ اب ارشاد ہوا: دانے صاف کرو! دانے صاف کر دیئے گئے۔ اب اللہ پاک نے فرمایا: اے موسیٰ! باقی کیا رہ گیا؟ عرض کیا: خالی بھوسا رہ گیا، جس میں کچھ بھلائی نہ تھی۔ اللہ پاک نے فرمایا: اے موسیٰ! اسی طرح میں بھی اپنی مخلوق میں سے صِرْف اسے ہی عذاب دُوں گا جس میں کچھ بھلائی نہیں ہو گی۔[1]

اللہُ اکبر! یہ ہے خاسِر بندہ، نقصان اُٹھانے والا بندہ، اللہ پاک کی رحمت سے محروم بندہ...!! اس کی حیثیت کیا ہے؟ یہ خالی بھوسے کی طرح ہے، جس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ اللہ پاک ہمیں ایسے خسارے سے محفوظ فرمائے! 3 عیب ہیں جو آدمی کو ایسا بے وَقعت بنا دیتے ہیں:

(1): اللہ پاک کی نافرمانی

پہلا عیب ہے: اللہ پاک کی نافرمانی کرنا، اس نے جو کرنے کا حکم دیا، وہ نہ کرنا، جو نہ کرنے کا حکم دیا، اُن کاموں میں پڑ جانا۔ یاد رکھئے! **اللہ و رسول کی نافرمانی ذِلَّت و رُسوائی کا سبب ہے**، جو بندہ اللہ پاک کی نافرمانیاں کرتا رہتا ہے، توبہ نہیں کرتا، اللہ پاک کی طرف رجوع نہیں لاتا، وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں ذلیل و رُسوا ہو جاتا ہے اور بارگاہِ اِلٰہی میں اس کی کوئی وَقعت باقی نہیں رہتی اور جو بندہ اللہ پاک کی بارگاہ میں ذلیل و رُسوا ہو جائے، جس کی

[1]... حلیۃ الاولیاء، سعید بن جبیر، جلد:4، صفحہ:316، رقم:5701۔

بارگاہِ اِلٰہی میں کوئی وَقعت نہ رہے، اسے کہیں عزّت نہیں ملتی۔ پارہ:17، سورۂ حَج، آیت:18 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ (پارہ:17،الحج:18)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور جسے اللہ ذلیل کرے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں۔

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: معلوم ہوا کہ عزّت و ناموری کسی قوم یا فرد کی میراث نہیں کہ کوئی بندہ چاہے کیسے ہی **سیاہ کام** کرتا پھرے، اپنا اعمال نامہ گُناہوں سے بھر لے، اس کا کردار نافرمانیوں سے داغدار ہو، اس کے باوُجود وہ عزّت کے ساتھ ہی زِندگی گزارے گا... نہیں! نہیں! ایسا نہیں ہے بلکہ جو اپنے اخلاق و کردار سے، نیک اعمال سے، خیر خواہی اور ہمدردی سے اپنے آپ کو عزّت کا حقدار ثابت کرتا ہے، اللہ پاک اسے عزّت دیتا ہے اور جو مسلسل نافرمانیوں میں مبتلا رہتا ہے، **وہ ذِلّت کے گہرے گڑھے میں گرادیا جاتا ہے۔**[1]

جانور لعنت بھیجتے ہیں...!

حضرت مُجاہِد رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: جب قحط شِدَّت اختیار کرلیتا ہے، بارشیں رُک جاتی ہیں تو جانور نافرمانوں پر لعنت بھیجتے اور کہتے ہیں: **یہ قحط سالی انسان کے گُناہوں کی وجہ سے ہے۔**[2]

اللہُ اکبر! اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! اس سے بڑھ کر اور ذِلّت کیا ہو گی کہ انسان اشرفُ المخلوقات ہے مگر جب یہ گُناہ کرتا ہے، اس کی نافرمانیاں حد سے بڑھتی ہیں تو

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:17، سورۂ حج، زیرِ آیت:18، جلد:6، صفحہ:418۔

2 ... تفسیرِ بغوی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:159، جلد:1، صفحہ:130۔

جانور جو ہم سے کئی درجے کمتر ہیں، وہ بھی انسان کو بُرا بھلا کہتے ہیں۔ معلوم ہوا؛ جو نافرمان ہے، وہ **اپنی فضیلت کھو بیٹھتا ہے اور درجۂ انسانیت سے گِر کر ذِلّت کے گہرے گڑھے میں جا پڑتا ہے۔**

نافرمان پر اللہ پاک کی لعنت

حضرت وَہب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے، اللہ پاک نے انبیائے بنی اسرائیل میں سے کسی نبی علیہ السّلام کی طرف وحی فرمائی: بندہ جب میری اطاعت کرتا ہے تو میں اس سے راضی ہو جاتا ہوں اور جب میں اس سے راضی ہو جاتا ہوں تو اسے برکتیں عطا فرماتا ہوں۔ جب بندہ میری **نافرمانی** کرتا ہے تو میں اس سے **ناراض** ہو جاتا ہوں اور جب میں اس سے ناراض ہو جاتا ہوں تو اس پر **لعنت برساتا ہوں** اور میری **لعنت اس کی 7 پشتوں** تک پہنچتی ہے۔[1]

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی | ہائے! میں نارِ جَہَنَّم میں جلوں گا یارَبّ!
عَفْو کر اور سدا کے لئے راضی ہوجا | گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یارَبّ![2]

دِل اُلَٹ دیئے جاتے ہیں

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کا فضل ہے، ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا کرم ہے کہ اللہ پاک اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں آپ کی اُمَّت کو رُسوا نہیں کرتا، ہم گُناہ بھی کرتے ہیں تو ہم پر پہلی قوموں کی طرح اجتماعی عذاب نہیں آتے، ہمارے چہرے نہیں بگاڑے جاتے، اس اُمّت کو پہلی اُمّتوں کی طرح

1 ...الزھد الامام احمد، زہد نوح عَلَیْہِ السَّلام، صفحہ:81، حدیث:289۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:85 ملتقطاً۔

بندر اور خنزیر نہیں بنایا جاتا مگر یاد رکھئے! اللہ پاک کی نافرمانی کا نتیجہ تو بہر حال نکلتا ہی ہے۔ عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: گزشتہ اُمّتوں کا عذاب جسمانی خَسْف و مَسْخ تھا (یعنی پہلی اُمّتیں نافرمانی کرتیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیا جاتا تھا، ان کے چہرے بگاڑ دیئے جاتے تھے، کوئی بندر بن جاتا، کوئی خنزیر بن جاتا تھا) لیکن اس اُمّت کا عذاب روحانی خَسْف و مَسْخ ہے، پہلے جسم بدلتے تھے، اب دِل بدل دیئے جاتے ہیں۔ [1] اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ نُقَلِّبُ اَفْـٕدَتَهُمْ وَ اَبْصَارَهُمْ (پارہ:7، الاَنْعَام:110)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور ہم ان کے دلوں اور ان کی آنکھوں کو پھیر دیں گے۔

اللہ پاک کی پناہ! اللہ پاک کی پناہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** خُود غور فرمایئے! جس بندے پر اللہ پاک کی لعنت برس رہی ہو، جس کے لئے جانور تک لعنت برسنے کی دُعائیں کر رہے ہوں، جس کا دِل ہی اُلٹ دیا گیا ہو، ایسا شخص دُنیا کی ذِلّت اور آخرت کے عذاب سے کیسے بچ پائے گا؟ اس کے دِل میں عِلْم و حکمت کا نُور کس طرح سما سکے گا؟ اس لئے ہم سب پر لازم ہے کہ گُناہوں سے، اللہ پاک کی نافرمانیوں سے، نمازیں چھوڑنے، جماعت سے ناغہ کرنے، سودی لین دین، جھوٹ، غیبت، چغلی، وعدہ خلافی وغیرہ گُناہوں سے ہر دَم بچتے رہیں، اس کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِیْم! دِل میں ایمان کا نُور اُترے گا، سینہ روشن ہو گا، پھر اللہ پاک نے چاہا تو سجدوں میں لذّت بھی آئے گی اور تِلاوت میں دِل بھی لگا کرے گا۔ اس لئے آج وقت ہے، اچھا یہی ہے کہ آج بلکہ ابھی سچی پکّی توبہ کر لیں، گُناہ چھوڑ دیں اور پکّی نیت کر لیں کہ ❁ اب کبھی گُناہ نہیں کریں گے ❁ اب ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو

---

1 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:66، جلد:1، صفحہ:454۔

گی ❁ رمضان المبارک کے روزے بھی پُورے رکھیں گے ❁ زکوٰۃ فرض ہوتی ہے تو وہ بھی پُوری پُوری ادا کر دیں گے ❁ چہرے پر سُنّتِ مصطفےٰ بلکہ سُنّتِ انبیا یعنی داڑھی شریف بھی پُوری ایک مٹھی سجائیں گے ❁ فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے سننے کی بجائے مدنی چینل کے عِلْمِ دین سے بھرپُور پروگرامز دیکھا کریں گے ❁ نعتیں سُنا کریں گے ❁ تِلاوت کیا اور سُنا کریں گے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!

تَوبہ واستغفار اچھی زِندگی کا ذریعہ ہیں

اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ یُؤْتِ كُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ كَبِیْرٍ ۝۳

(پارہ:11،ہود:3)

ترجمہ کنزُالعرفان: اور یہ کہ اپنے رَبّ سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو تو وہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک بہت اچھا فائدہ دے گا اور ہر فضیلت والے کو اپنا فضل عطا فرمائے گا اور اگر تم منہ پھیرو تو میں تم پر بڑے دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: اس آیت میں فرمایا گیا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کو حکم دیں کہ اے لوگو! اپنے گزشتہ گُناہوں کی معافی مانگو اور آئندہ گُناہ کرنے سے توبہ کرو! جس نے اپنے گُناہوں سے پکی توبہ کی اور اِخلاص کے ساتھ اپنے رَبِّ کریم کا عبادت گزار بندہ بن گیا تو اللہ پاک اسے کثیر رِزْق اور وُسْعَتِ عیش عطا فرمائے گا اور وہ امن وراحت والی زِندگی گزارے گا، اس سے اللہ پاک راضی ہو گا۔ اور جو توبہ نہ کرے، کفر اور گُناہوں

پر قائِم رہے تو وہ خوف والی زِندگی گزارے گا، بیماریوں میں مبتلا رہے گا اور اسے اللہ پاک کی ناراضی کا سامنا بھی کرنا پڑے گا، اگرچہ دُنیا میں اسے لذّتیں مِل بھی جائیں، تب بھی اس عیش میں کوئی بھلائی نہیں جس کے بعد جہنّم ہو۔ (1)

گناہ بے عدد اور جُرم بھی ہیں لاتعداد | مُعاف کردے نہ سہ پاؤں گا سزا یارب
میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں | حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یارب (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): قطع تعلقی بُرا عیب ہے

پیارے اسلامی بھائیو! دوسرا عیب جو آدمی کو رحمت سے محروم اور بالکل بےوَقعت بنا دیتا ہے، وہ ہے قطع تعلقی یعنی رشتے توڑنا۔ آج کل لوگ بات بات پر تعلقات توڑ دیتے ہیں، فُلاں نے بیٹے کی شادِی پر نہیں بُلایا، لہٰذا اس کے ساتھ مرنا جینا ختم...!! فُلاں نے گھر بُلا کر خاطر خواہ عزّت نہیں دی، لہٰذا آج سے اس کے ساتھ ہمارا کوئی تعلّق نہیں، فُلاں رشتے دار نے میری دُکان کی بجائے ساتھ والی دُکان سے سودا خریدا، لہٰذا اس کے ساتھ بول چال بند، بالکل چھوٹی چھوٹی باتوں پر مرنا جینا ختم کیا (یعنی رشتہ توڑا) جا رہا ہوتا ہے حالانکہ جن رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کا حکم ہے یعنی رشتے داروں سے اچھا سلوک کرنے کا حکم ہے، ان کے ساتھ رشتہ توڑ دینا، سخت گُناہ کا کام ہے۔ **حدیثِ پاک** میں ہے: جو رشتے توڑتا ہے، اللہ پاک اسے توڑ ڈالتا ہے۔ (3)

---

1 ...تفسیر صراط الجنان، پارہ: 11، سورۂ ھُود، زیرِ آیت: 3، جلد: 4، صفحہ: 393۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 78۔
3 ...ابوداوٗد، کتاب الزکاۃ، باب صلۃ الرحم، صفحہ: 276، حدیث: 1694 خلاصۃً۔

تعلقات توڑنے کی سزا

حضرت یحیٰ بن سُلَیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: ایک شخص جو خُراسان (موجودہ ایران کے ایک صوبے) کا رہنے والا تھا اور اس نے مکہ مکرمہ میں رہائش اختیار کر رکھی تھی، لوگ اس کے پاس اپنی اَمانتیں رکھتے تھے، ایک شخص اس کے پاس 10 ہزار اشرفیاں اَمانت رکھوا کر اپنی کسی ضَرورت سے سفر میں چلا گیا، جب وہ واپس آیا تو خراسانی فوت ہو چکا تھا، اس کے اہل و عیال سے اپنی اَمانت کا حال پوچھا: تو انہوں نے لاعلمی ظاہر کی، اَمانت رکھنے والے نے علمائے کرام سے پوچھا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟ انہوں نے کہا: ہم اُمید کرتے ہیں کہ وہ خُراسانی جنّتی ہوگا، تم ایسا کرو کہ آدھی یا تہائی رات گزرنے کے بعد زمزم کے کنویں پر جا کر اُس کا نام لے کر آواز دینا اور اُس سے پوچھنا۔ اس نے 3 راتیں ایسا ہی کیا، وہاں سے کوئی جواب نہ ملا، اُس نے پھر جا کر علمائے کرام کو بتایا، انہوں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن پڑھ کر کہا: ہمیں ڈر ہے کہ وہ شاید جنّتی نہ ہو تم یمن چلے جاؤ وہاں بَرَہُوت نامی وادی میں ایک کنواں ہے، اس پر پہنچ کر اسی طرح آواز دو، اس نے ایسا ہی کیا تو پہلی ہی آواز میں جواب ملا کہ میں نے تمہاری امانت گھر میں فلاں جگہ دفن کی ہے، اس جگہ کو کھود لو تمہیں تمہارا مال مل جائے گا۔ مال کا پتا معلوم کر لینے کے بعد امانت رکھنے والے نے اس خُراسانی سے پوچھا: تُو تو بہت نیک آدمی تھا تو یہاں کیسے پہنچ گیا؟ وہ بولا: میرے کچھ رشتے دار خُراسان میں تھے جن سے میں نے قطعِ تعلّق کر (یعنی رشتہ توڑ) رکھا تھا اسی حالت میں میری موت آگئی اس سبب سے اللہ پاک نے مجھے یہ سزا دی اور اس مقام پر پہنچا دیا۔ (1)

---

1 ... تنبیہ الغافلین، باب صلۃ الرحم، صفحہ: 73-74 خلاصۃً۔

ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صُلح کرلی

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیِٔ رسول ہیں۔ آپ لوگوں کو دَرْس دیا کرتے تھے، ایک دِن آپ لوگوں کو حدیثیں سُنا رہے تھے، اس دوران فرمایا: **ہر قاطِعِ رحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہماری محفل سے اُٹھ جائے۔** یہ اعلان سُن کر ایک نوجوان اُٹھا اور اپنی پھوپھی جس کے ساتھ اس کا کئی سال پُرانا جھگڑا چل رہا تھا، اس کے ہاں چلا گیا، جاکر معافی تلافی کی، پھوپھی کو راضی کر لیا۔ جب دونوں آپس میں راضی ہو گئے تو پھوپھی نے کہا: بیٹا! تم جا کر حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے سبب پوچھو کہ آخر ایسا کیوں ہوا؟ (یعنی حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے اِعْلان کی حکمت کیا ہے؟) نوجوان نے حاضِر ہو کر حکمت پوچھی تو حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: میں نے حُضُور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے: **جس قوم میں قاطِعِ رحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہو، اس قوم پر اللہ پاک کی رحمت نہیں اُترتی۔**[1]

رشتے توڑنے والے کی نحوست

اللہ! اللہ! غور فرمایئے! صحابیِٔ رسول ہیں، لوگوں کے درمیان تشریف فرما ہیں اور بیان کیا کر رہے ہیں؟ رحمتِ دوجہان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک حدیثیں...!! ایسی محفل پر بھی رحمتیں نہیں اُتریں گی تو پھر کہاں اُتریں گی مگر حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ کو خطرہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس محفل میں کوئی قاطِعِ رحم (یعنی رشتے توڑنے والا) ہو اور ہم اس کے سبب سے رحمت سے محروم ہو جائیں...!!

یہ ہے قاطِعِ رحم (یعنی رشتہ توڑنے والے) کی نحوست...!! یہاں سے غور فرمایئے کہ

---

1 ...الادب المفرد، باب بر الاقرب فالاقرب، صفحہ:31، حدیث:61 خلاصۃً۔

جس گھر میں قاطِعِ رحم ہو، جس گلی، جس محلے میں رہتا ہو، اس گھر، اس گلی اور محلے پر رحمتیں کیسے اُتریں گی...؟ اور جو خُود قاطِعِ رحم ہے اس کے دِل میں رحمت بھرا کلام قرآنِ کریم کیسے سما سکے گا؟ اس لئے ہم سب پر لازِم ہے کہ ہم قطع رحمی سے پکّی سچّی توبہ کریں، کسی رشتے دار کے ساتھ کسی بھی دُنیوی سبب سے ناراضی چل رہی ہے تو آج ہی اُن کے گھر جا کر، نہ بن سکے تو فون کر کے یا کسی بھی طرح اُن سے صُلح کی کوئی صُورت نِکال لیں۔ صُلح کرنے میں سب سے بڑی جو رُکاوٹ ہے، وہ ہماری اَنا ہے۔ اس اَنا کو ایک طرف رکھ دیجئے! آپ کی غلطی نہیں ہے، کوئی بات نہیں پھر بھی جھک جائیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیۡم! ثواب ملے گا۔

حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا چھوڑنے کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ختم کرے میں اس کے لئے جنّت کے کنارے ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں۔ (1)

فُلاں نے میرے ساتھ بہت زیادتی کی ہے

جب رشتے جوڑنے، لڑائی جھگڑے اور ناراضیاں ختم کرنے کی بات ہوتی ہے تو عموماً لوگ شکوے کرتے ہیں کہ فُلاں نے میرے ساتھ یُوں کیا، اس نے مجھے یہ دُکھ پہنچایا، وہ ظلم کیا، میں اپنے اُن دُکھوں کو کیسے بُھول جاؤں، اسے کس طرح مُعَاف کر دُوں...؟

ایسے اسلامی بھائیوں سے ایک سُوال ہے؟ آپ کے بقول فُلاں نے آپ کے ساتھ بہت ظُلم کیا ہے، بہت زیادتیاں کی ہیں، ذرا بتائیے! کیا اُس نے آپ کو کنویں میں ڈالا ہے؟ کیا اس کے سبب آپ اپنے ماں باپ سے دُور ہوئے ہیں؟ کیا اس کے سبب آپ کو بازار میں

---

1 ...ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، صفحہ: 755، حدیث: 4800۔

فروخت کیا گیا ہے؟ کیا اس کے سبب آپ کو ناحق جیل کاٹنی پڑی ہے؟ یہ سب کچھ حضرت یوسُف علیہ السَّلام کے بھائیوں نے آپ کے ساتھ کیا تھا۔ اس کے باوُجُود جب وہ بھائی حضرت یوسُف علیہ السَّلام کے سامنے آئے تو آپ نے کیا کہا تھا؟

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ ؕ (پارہ:13،یوسف:92)	ترجمہ کنزُالعِرفان: آج تم پر کوئی ملامت نہیں

سُبْحٰنَ الله! کیا شان ہے...!! حضرت یوسُف علیہ السَّلام کے بھائیوں نے بعد میں توبہ کرلی تھی، وہ سب ایک نبی حضرت یعقوب علیہ السَّلام کے بیٹے اور ایک نبی حضرت یوسُف علیہ السَّلام کے بھائی اور سب ولیُّ الله تھے مگر غور تو فرمائیے! انہوں نے آپ کو کیسے کیسے دُکھ پہنچائے تھے، اس کے باوُجُود حضرت یوسُف علیہ السَّلام کے کمال اَخلاق دیکھئے! آپ کے پاس طاقت تھی، آپ عزیزِ مِصر (یعنی مِصر کے بادشاہ) تھے، آپ چاہتے تو ان سے بدلہ لے سکتے تھے مگر آپ نے انہیں معاف فرمادیا۔

لٰہذا ہمیں بھی ہمّت کرنی چاہئے! آج ہمّت کریں گے، اپنی اَنا کو مٹا کر، صبر کا گھونٹ پِی کر ناراضیاں ختم کریں گے، صلح کی طرف بڑھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

صلہ رحمی کے 10 فائدے

حضرت ابواللَّیث سمرقندی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: صِلَۂ رِحمی کرنے کے 10 فائدے ہیں، (1): الله پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے (2): لوگوں کی خوشی کا سبب ہے (3): فرشتوں کو مَسَرّت ہوتی ہے (4): مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے (5): شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے (6): عمر بڑھتی ہے (7): رِزق میں بَرَکت ہوتی ہے

(8):فوت ہو جانے والے آباء و اجداد (یعنی مسلمان باپ دادا) خوش ہوتے ہیں (9): آپس میں محبّت بڑھتی ہے (10):وفات کے بعد اس کے ثواب میں اِضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگ اس کے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں۔[1]

اللہ پاک ہمیں صلہ رحمی کرنے والا، رشتے جوڑنے والا، لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ صلہ رحمی کا مزید ذہن بنانے اور اس کے فضائل و فوائد وغیرہ کی تفصیلی معلومات کے لئے امیرِ اہلسنت مَولانا محمد اِلیاس قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کا بہت ہی خوبصورت اور مختصر سا رسالہ **ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صلح کرلی** پڑھ لیجئے!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3):زمین میں فساد پھیلانا

پیارے اسلامی بھائیو! آدمی کو رحمت سے محروم اور بےوَقعت بنا دینے والا **تیسرا عیب** ہے: زمین میں فساد پھیلانا۔ اس کی بہت ساری صُورتیں ہیں؛ قتل و غارت گری، لوٹ مار، چوری چکاری، گالیاں بکنا، جھگڑے کرنا، اغوا برائے تاوان، دھوکا دینا، ناپ تول میں کمی کرنا، نفرتیں پھیلانا وغیرہ سب زمین میں فساد ہی کی صُورتیں ہیں اور ان میں ایک بہت خطرناک صُورت گُناہوں کو رواج دینا بھی ہے۔

عام طور پر لوگ قتل و خونریزی، لوٹ مار اور چوری چکاری نہیں کرتے، ایسے ظالِم لوگ کوئی ہزار میں سے چند ہوتے ہیں مگر گُناہوں کو رواج دینا یا اس کا سبب بننا، گُناہ یا گُناہ کے مواقع ایجاد کرنا عام پایا جاتا ہے ❁ والِد گھر میں گانے سنتا ہے، کیا اس کی اَوْلاد گانے نہیں سنے گی؟ ❁ والِد نے گھر میں گُناہوں بھرے چینل لگوا کر دیئے ہیں ❁ انٹرنیٹ کے

---

1 ...تنبیہ الغافلین، باب صلۃ الرحم، صفحہ: 74 خلاصۃً۔

استعمال کی کھلی چُھوٹ دی ہوئی ہے، خُود بھی انٹرنیٹ کا غلط استعمال کرتا ہے، اَوْلاد کو بھی مواقع فراہم کرتا ہے، کیا یہ گُناہوں کو رواج دینے کی صُورتیں نہیں ہیں؟ ❁ ایسے ہی اِعْلانیہ گُناہ کرنا اور انہیں فیشن کا نام دینا، جو اس گُناہ کو نہ اپنائے، اسے طعنے دینا، اس پر طنزیہ جملے کسنا ❁ دوستوں کے سامنے گُناہ کرکے انہیں اس کی عملی ترغیب دِلانا، چھوڑو یار اب نیکی کا زمانہ نہیں ہے! ❁ جُھوٹ کے بغیر اب گزارا ہی نہیں ہوتا ❁ سُودی لین دین نہ کریں تو کیا بھوکے مر جائیں؟ ❁ اُوپر سے نیچے تک ہر جگہ سُود ہی سُود ہے، ہم اس سے بچ بھی کیسے سکتے ہیں؟ ❁ آج کل دھوکے بازی ہی سے کام چلتے ہیں، اتنا سیدھا بن گئے تو کھاؤ گے کہاں سے وغیرہ وغیرہ جملے ہمارے ہاں بولے جاتے ہیں، اس طرح کے جملے بول کر دوسروں کو گُناہوں پر اُکسایا جاتا ہے، یہ بھی گُناہوں کو رواج دینے ہی کی صُورت ہے ❁ اسی طرح ٹی وی چینلز، یوٹیوب، فیس بک، سوشل میڈیا وغیرہ کے ذریعے گُناہوں کو پروموٹ کرنا، ان کی ترغیب دِلانا، بے پردگی، طنز بازی، مذاق مسخری، گانے باجے وغیرہ کو ماڈرن زمانے کی ضرورت قرار دینا وغیرہ یہ سب گُناہوں کو رواج دینے کی صُورتیں ہیں جو ہمارے ہاں عام پائی جاتی ہیں۔

زمین میں فساد مت پھیلاؤ!

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا (پارہ:8، الاعراف:56)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو

یعنی اللہ پاک نے رسول بھیجے، شریعت کے احکام بیان کر دیئے گئے، نیک کاموں کی

دعوت دی گئی، گُناہوں سے منع کر دیا گیا، اب گُناہ و سرکشی کر کے، دوسروں کو گُناہوں کی طرف بُلا کر زمین میں فساد مت پھیلاؤ![1]

خیر اور شر کی چابیاں

خادِمِ مصطفٰے، صحابیٔ رسول حضرت اَنس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک لوگوں میں کچھ وہ ہیں جو بھلائی کی چابیاں ہیں اور بُرائی کا تالا ہیں اور کچھ وہ لوگ ہیں جو بُرائی کی چابیاں اور بھلائی کا تالا ہیں، پس خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس کے ہاتھ پر اللہ پاک نے بھلائی کی چابیاں رکھ دی ہیں اور ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس کے ہاتھ پر اللہ پاک نے بُرائی کی چابیاں رکھ دی ہیں۔[2]

اس **حدیثِ پاک** میں 2 طرح کے لوگوں کا ذِکْر ہے (1): وہ شخص جو بھلائی کی چابی اور بُرائی کا تالا ہے۔ عَلَّامہ مُناوی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اس شخص کی یہ شان ہے کہ اسے دیکھ کر لوگوں کو نیکی یاد آتی ہے، یہ جہاں جاتا ہے، نیکیوں کی دُھوم ڈال دیتا ہے، بولتا ہے تو اس کے منہ سے نیک باتیں نکلتی ہیں، سوچتا ہے تو نیکی کی بات سوچتا ہے، اس کا باطِن بھی نیکی پر ہوتا ہے یہاں تک کہ جو بندہ اس کی صحبت میں بیٹھ جائے، وہ بھی نیک بَن جاتا ہے[3] (2): اور دوسرا وہ شخص ہے جو بُرائی کی چابی اور بھلائی کا تالا ہے یعنی یہ پہلے والے کے بالکل اُلٹ ہے، یہ جہاں جاتا ہے، بُرائی کا بیج بوتا ہے، اس کی زبان سے بُرائی نکلتی ہے، اس کے

---

1 ... تفسیر مظہری، پارہ:8، الاعراف، زیر آیت:56، جلد:3، صفحہ:41 ملتقطاً۔
2 ... جامع صغیر، صفحہ:210، حدیث:2465۔
3 ... فیض القدیر، جلد:2، صفحہ:528، زیر حدیث:2465۔

ہاتھ سے بُرائی ظاہِر ہوتی ہے، اس کی سوچ بھی بُرائی پر مبنی ہوتی ہے، غرض یہ خود بھی بُرا ہے اور دوسروں تک بھی بُرائی ہی پہنچاتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ 2 طرح کے لوگ ہیں، جو بھلائی کی چابی ہے (یعنی نیکی کرنے اور نیکیاں پھیلانے والا ہے)، اس کے لئے خوشخبری ہے اور جو بُرائی کی چابی ہے (یعنی خُود بھی بُرا ہے اور بُرائی ہی پھیلایا کرتا ہے، اس کے عمل سے، کردار سے، باتوں سے دوسروں کو بُرائی کی ترغیب ملتی ہے)، اس کے لئے ہلاکت ہے۔ اب ہم غور کر لیں کہ ہمارا شمار کن میں ہوتا ہے، ہمیں دیکھ کر لوگ بُرائی سیکھتے ہیں یا ہمارے ذریعے بھلائی پھیلتی ہے؟ اگر ہم ہلاکت سے بچنا چاہتے ہیں، اللہ پاک کے حُضُور، اپنے گھر میں، معاشرے میں اپنی کچھ وقعت بنانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے اپنی زندگی کا ایک اُصُول بنالیں کہ آپ کے ذریعے کبھی بھی کسی کو بھی کسی بھی طرح کی بُرائی کی ترغیب نہ مِلے، آپ کی باتیں، آپ کا عمل، آپ کا کردار، آپ کی چال ڈھال، انداز، طور طریقے صِرف وصِرف بھلائی ہی پر مبنی ہوں۔

Don't be the key to evil be a lock

بُرائی کی چابی نہیں بلکہ تالا بنو!

بیان کا خُلاصہ

خُلاصۂ کلام یہ ہے کہ وہ لوگ جو قرآنِ کریم پڑھ کر بھی ہدایت نہیں لے پاتے، جو نقصان اُٹھانے والے ہیں، اللہ پاک کی رحمت سے محروم رہنے والے ہیں، ان کے 3 بڑے عیب ہیں: (1): اللہ پاک کی نافرمانی کرتے ہیں (2): رشتے توڑتے ہیں (3): زمین میں فساد پھیلاتے ہیں۔ ہم الحمد للہ! مسلمان ہیں، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا

کلمہ پڑھنے والے ہیں، ہم نے ان تینوں عیبوں سے بچنا ہے، اگر یہ کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کی رحمت کے حق دار بنیں گے، دِل روشن ہو گا، دِل میں نُورِ ایمان اُترے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو دِل سیدھے رستے پر رہے گا۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دارالافتاء اہلسنت ایپلی کیشن

دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک موبائل ایپلی کیشن جاری کی گئی ہے، جس کا نام ہے: (Dar-ul-Ifta Ahlesunnat) (دارالافتاء اہلسنت)۔ یہ ایپلی کیشن Android اور IOS سے بآسانی ڈاؤن لوڈ کی جا سکتی ہے، اس موبائل ایپلی کیشن میں ✱- مختلف موضوعات پر پوچھے گئے سوالات کے جوابات آڈیو، ویڈیو اور ٹیکسٹ کی صورت میں موجود ہیں ✱- احکامِ تجارت ✱- فرض علوم کورس ✱- اور تجارت کورس بھی اس ایپلی کیشن میں شامِل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: نمازِ عشا کے وتر میں مَعْرُوف دُعائے قنوت ہی پڑھنا سُنّت ہے۔

وضاحت: یہ مسئلہ ذرا وضاحت طلب ہے، تَوَجُّہ کے ساتھ سمجھ لیجئے! نمازِ وِتْر کی تیسری رکعت کے قیام میں، قراءَت کے بعد جب ہم تکبیر کہہ کر ہاتھ اُٹھا کر دوبارہ باندھتے

ہیں، اس کے بعد دُعا پڑھنا واجب ہے۔ اس موقع پر ہم کوئی بھی دُعا (عربی میں) پڑھ لیں تو واجِب ادا ہو جائے گا۔ البتہ! خاص دُعائے قنوت (یعنی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ والی دُعا) پڑھنا سُنّت ہے۔[1] ہمارے ہاں اس تعلق سے کچھ غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ بعض لوگ جنہیں دُعائے قنوت نہیں آتی، وہ پریشان ہو رہے ہوتے ہیں کہ ہم وِتر کیسے ادا کریں، ان کے لئے عرض ہے کہ اس جگہ کوئی بھی دُعا پڑھ لی جائے یا 3 مرتبہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی ہی پڑھ لیں، تب بھی واجِب ادا ہو جائے گا۔[2] اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھئے! کہ اسی کی عادت بنا لینا اور اَصل جو دُعائے قنوت ہے اسے یاد ہی نہ کرنا یہ دُرست نہیں کیونکہ وِتر میں اس مقام پر خاص وہی دُعائے قنوت یعنی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ والی دُعا پڑھنا سُنّت ہے۔ اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کی برکات (وظیفہ)

یَا وَاسِعُ

جس کو بچھو کاٹ لے وہ 70 بار یَا وَاسِعُ پڑھ کر دم کرے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! زہر اثر نہ کرے گا۔[3] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

1 ...ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، جلد:2، صفحہ:200۔
2 ...فتاویٰ رضویہ، جلد:7، صفحہ:485۔
3 ...مدنی پنج سورہ، صفحہ:252۔